أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

قَاتِلِ اِبْنِ رَسُوْل؟

علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ اسلام کو کسی بھی دور میں یہ ثابت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی کہ
سید الشہداء، شاہِ گلگوں قبا، نواسئہِ رسول، جگر گوشئہِ بتول سیدنا و سید الشہداء شہیدِ کربلا امام حسین علیہ السلام کو یزید علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین کے حکم پر شہید کیا گیا۔
کیونکہ یہ وہ حقیقت ہے جسے دنیائے اسلام کا ہر عام و خاص، ہر چھوٹا بڑا ایسے ہی جانتا تھا جیسے رات کے بعد دن کے وجود کا یقین رکھتا ہے۔
لیکن وقت کے ساتھ جیسے اور بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا یونہی ابنِ تیمیہ کی فکر نے یہ رنگ دکھایا کہ اُسے یزیدِ ملعون کے امامِ حسین اور آپ کے خاندان کے خون سے رنگے ہاتھ بالکل صاف ستھرے دکھائی دینے لگے۔ بات اگر ابنِ تیمیہ تک ہی رہتی تو اس کا نقصان اس قدر شدید نہ ہوتا جتنی شدت اس فکر کے براستہ کراچی پاکستان میں داخلے پر پیدا ہو گئی۔
ایک صاحب جو بظاہر بڑے "نامور" سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے ٹیلیویژن کی سکرین پہ بیٹھ کر یزیدِ ملعون کو کلین چٹ دینے کی کوشش کی اور برملا کہا کہ
"میرے پاس تو تاریخ کے جو شواہد ہیں اس میں ایسی کوئی صریح عبارت نہیں ہے کہ کسی کو انہوں نے مامور کیا ہو، یزید نے کسی کو مامور کیا ہو کہ جا کر امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالی عنہ کو معاذ اللہ قتل کر دو۔"
جیسے ہی یہ گفتگو ٹیلویژن اسکرین کے ذریعے نشر ہوئی، پاکستان بھر کے تقریبا ہر طبقے نے اس ملعون گفتگو کو مسترد کر دیا۔ لیکن بدبو آخر بدبو ہوتی ہے اور اپنا وجود رکھتی ہے ہر حال میں کچھ نا کچھ ضرور پھیلتی اور ماحول کو گدلا کرتی ہے۔ یہی معاملہ اس ناپاک گفتگو کا بھی ہوا اور وقت یہاں تک آن پہنچا کہ صدیوں بعد اہلِ اسلام کے سامنے ثابت کرنے کی ضرورت

محسوس ہو رہی ہے کہ شاہِ کرب وبلا، سیدُ شبابِ اہل الجنۃ سیدنا امام حسین اور خانوادۂ رسول ﷺ کے دیگر افراد کی شہادت یزید علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین کے حکم ہوئی۔

صرف ایک دن قبل جمعہ 06 محرم الحرام 1444ھ / 05 اگست 2022ء کو میرے بعض انتہائی مہربان و محسن بزرگوں نے میری توجہ اس جانب مبذول کروائی تو کثرتِ مشاغل کے باوجود اس سلسلے میں چند جملے سپردِ قلم کرنا ضروری سمجھے تاکہ اس عنوان پہ تحقیق کرنے والے طلبہ کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں۔ تدریسی مصروفیات، ماہِ محرم الحرام میں مختلف مقامات پہ خطابات اور دیگر مشاغل کے باعث بحث کو اس کا حق دینے سے تو قاصر رہا۔ لیکن اس قدر ضرور ہے کہ باحثین کے لیے کسی قدر معاونت کا سامان ضرور ہو گیا ہے۔

فاقول وباللہ التوفیق:

کتبِ تاریخ پہ سرسری نظر بھی یہ بات واضح کر دیتی ہے کہ یزید ملعون نے سیدنا امامِ حسین سلام اللہ تعالی علیہ کو شہید کرنے کا حکم فقط ایک بار نہیں بلکہ کئی بار جاری کیا۔

یزید لعین کا پہلا حکم:

سب سے پہلے جب یزید ملعون بر سرِ اقتدار آیا تو اس نے والئِ مدینہ کو پہلے خط کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا رقعہ بھیجا جس کے اندر سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے لیے حکم جاری کیا کہ اگر یہ حضرات بیعت نہیں کرتے تو ان کو شہید کر دیا جائے اور ان کے سر کاٹ کر یزید ملعون کی جانب روانہ کیے جائیں۔

پہلا حوالہ:

تاریخِ یعقوبی جس کے مؤلف کا تعلق تیسری صدی ہجری سے ہے اور وفات 292ھ میں ہے، والیِٔ مدینہ کی جانب یزید ملعون کے رقعہ کا متن بایں الفاظ نقل کرتے ہیں:

إذا أتاك كتابي هذا، فأحضر الحسين بن عليّ وعبد الله بن الزبير، فخذهما بالبيعة لي، فإن امتنعا فاضرب أعناقهما وابعث إليَّ برؤوسهما، وخذ الناس بالبيعة، فمن امتنع فأنفذ فيه الحكم وفي الحسين بن عليّ وعبد الله بن الزبير والسلام

جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو (سیدنا و مولانا) حسین بن علی اور عبد اللہ بن زبیر کو بلاؤ اور ان سے میری بیعت لو۔ اگر وہ بیعت نہ کریں تو انہیں قتل کر دو اور ان کے سر میری طرف روانہ کر دو۔ باقی لوگوں سے بھی بیعت لو اور ان کے بارے میں، بالخصوص (سیدنا و مولانا امام) حسین بن علی اور عبد اللہ بن زبیر کے بارے میں حکم کی تعمیل کرو۔ والسلام

(تاریخِ یعقوبی 2/241)

قارئینِ ذی قدر!

یزید ملعون کے خط کے اس مضمون کو دیکھنے کے بعد کیا کوئی ہوشمند کہہ سکتا ہے کہ یزید لعین نے سیدنا امام حسین کو شہید کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ یا وہ ملعون اس واقعہ میں بے گناہ تھا؟ وہ تو ایسا ملعون آدمی تھا کہ ابھی سیدنا امام حسین مدینۂ طیبہ میں موجود ہیں۔۔۔ ابھی باقی اہلِ مدینہ سے بیعت مکمل نہیں ہوئی۔۔۔ اسی وقت اس ملعون نے سید الشہداء سیدنا امام حسین کو شہید کرنے کا حکم نامہ جاری کر دیا تھا تو پھر کسی ہوشمند کو یہ کہنا کیسے روا ہو سکتا ہے کہ

"میرے پاس تو تاریخ کے جو شواہد ہیں اس میں ایسی کوئی صریح عبارت نہیں ہے کہ کسی کو

انہوں نے مامور کیا ہو، یزید نے کسی کو مامور کیا ہو کہ جا کر امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالی عنہ کو معاذ اللہ قتل کر دو۔"

دوسرا حوالہ:

یزید ملعون کے خط کا اسی قسم کا مضمون طبری متوفی 310ھ اپنی تاریخ میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فخذ حسينا وعبد الله بن عمر وعبد الله بن الزُّبَيْرِ بالبيعة أخذا شديدا ليست فِيهِ رخصة حَتَّى يبايعوا، والسلام

(سیدنا و مولانا امام) حسین اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ بیعت کے معاملے میں سختی برتو جس کے اندر کوئی گنجائش نہیں، تا آنکہ وہ بیعت کر لیں۔ والسلام

(تاریخ طبری 5/338)

جب یزید ملعون نے والئِ مدینہ کو صاف صاف لکھ بھیجا کہ:

" ان حضرات سے سختی کے ساتھ بیعت لو جس میں کوئی بھی چھوٹ نہیں"

تو کیا اب بھی یزید ملعون کا دامن صاف دکھائی دیتا ہے؟

تیسرا حوالہ:

ابنِ اعثم کوفی جن کی وفات لگ بھگ 314ھ میں ہوئی، یزید ملعون کے خط کا متن کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فخذ الحسين بن عليّ وعبد الرحمن بن أبي بكر وعبد الله بن الزبير وعبد الله بن عمر بن الخطّاب أخذاً عنيفاً ليست فيه رخصة، فمن أبى عليك منهم فاضرب عنقه وابعث إليّ برأسه

(سیدنا و مولانا امام) حسین بن علی، عبد الرحمن بن ابی بکر، عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن عمر کو

سختی کے ساتھ پکڑو جس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ان چاروں میں سے جو انکار کرے اسے قتل کر دو اور اس کا سر میری طرف روانہ کر دو۔

(کتاب الفتوح لابن اعثم الکوفی 5/10)

چوتھا حوالہ:

اسماءِ گرامی کی معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہی الفاظ خوارزمی متوفی 568ھ نے بھی ذکر کیے۔ ملاحظہ فرمائیں:

فخذ الحسين وعبد الله بن عمر وعبد الرحمن بن أبي بكر وعبد الله بن الزبير بالبيعة أخذاً عنيفاً ليست فيه رخصة، فمن أبى عليك منهم فاضرب عنقه وابعث إليَّ برأسه; والسلام»

(سیدنا و مولانا امام) حسین بن علی، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن ابی بکر، عبد اللہ بن زبیر کو سختی کے ساتھ پکڑو جس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ان چاروں میں سے جو انکار کرے اسے قتل کر دو اور اس کا سر میری طرف روانہ کر دو۔والسلام

(مقتل الحسین للخوارزمی 1/262)

پانچواں حوالہ:

ابنِ جوزی متوفی597ھ کے نقل کردہ الفاظ ملاحظہ ہوں:

خذ حسيناً وعبد الله بن عمر ، وعبد الله بن الزبير بالبيعة أخذاً شديداً ليست فيه رخصة حتى يبايعوا

(سیدنا و مولانا امام) حسین، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ بیعت کے معاملے میں اتنی سختی برتو جس میں کوئی بھی چھوٹ نہیں۔ یہاں تک کہ وہ بیعت کر لیں۔

(الرد علی المتعصب العنید ص47)

چھٹا حوالہ:

ابنِ اثیر متوفی630ھ کے نقل کردہ الفاظ بھی تقریبا یہی ہیں:

فَخُذْ حُسَيْنًا وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ بِالْبَيْعَةِ أَخْذًا لَيْسَ فِيهِ رُخْصَةٌ حَتَّى يُبَايِعُوا، وَالسَّلَامُ

(سیدنا و مولانا امام) حسینؑ، عبد اللہ بن عمر، ابنِ زبیر کے ساتھ بیعت کے معاملے میں اتنی سختی برتو جس میں کوئی بھی چھوٹ نہیں۔ یہاں تک کہ وہ بیعت کر لیں۔ والسلام

(الکامل فی التاریخ 3/ 127)

قارئینِ ذی قدر!

یہ یزید لعین کا پہلا خط تھا جو اس نے تخت پہ بیٹھنے کے فورا بعد والیٔ مدینہ کی جانب لکھ بھیجا اور نواسۂ رسول، جگر گوشۂِ بتول سید الشہداء سیدنا امام حسینؑ کے ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر میں سے ہر ایک کے بارے میں صاف لفظوں میں لکھ بھیجا کہ

اگر بیعت نہ کریں تو انہیں شہید کر دیا جائے اور ان کے سر کاٹ کر یزید ملعون کی جانب روانہ کر دیئے جائیں۔

یزید لعین کا دوسرا حکم:

بعد ازاں: یزید ملعون نے دوسرا خط والیٔ مدینہ کی جانب روانہ کیا اور اس میں صرف اور صرف امام حسینؑ کی شہادت کا حکم تھا۔

ابنِ اعثم کوفی متوفی314ھ نے اس خط کا متن کچھ اس طرح نقل کیا:

وليكن مع جوابك إليّ رأس الحسين بن عليّ

تیری طرف سے اس خط کے جواب کے ساتھ (سیدنا و مولانا امام) حسین بن علی کا سر ہونا چاہیے۔۔۔!!!

(کتاب الفتوح لابن اعثم الکوفی 5/ 18)

قارئینِ ذی قدر!

یہ تھا اس ملعون کا سید الشہداء شاہِ گلگوں قبا سیدنا امام حسین کے بارے میں رویہ۔ پہلے خط میں بیعت نہ کرنے کی صورت میں امام حسین کو شہید کرنے کا حکم دیا لیکن دوسرے خط میں صرف اور صرف اتنا لکھ بھیجا کہ:

امام حسین کا سر کاٹ کر بھیج دو۔۔۔!!!

علیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین۔

ابھی تک امام حسین مدینۂ طیبہ میں جلوہ فرما ہیں۔۔ ابھی امامِ حسین نے اپنا قدمِ اقدس سفر کے لیے نکالا ہی نہیں۔۔۔ اس سے پہلے ہی یزید لعین نے صاف صاف حکم جاری کر دیا کہ "امام حسین کو شہید کر کے ان کا سر کاٹ کر میری طرف بھیج دیا جائے"

یزیدیوں کو نہ جانے یہ باتیں کیوں نظر نہیں آتیں۔۔۔۔ یا شاید وہ جان بوجھ کر عوامِ اہلِ اسلام کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں۔

یزید لعین کا تیسرا حکم:

قارئینِ ذی قدر!

بعد ازاں شہیدِ اعظم سیدنا امام حسین سفر کربلا پہ روانہ ہوئے تو یزید لعین نے تیسری بار شہیدِ اعظم سیدنا امام حسین کو شہید کرنے کا حکم جاری کرتے ہوئے ابنِ زیاد ملعون کی جانب خط لکھا:

قد بلغني أنّ أهل الكوفة قد كتبوا إلى الحسين في القدوم عليهم وأنّه قد

خرج من مكّة متوجّهاً نحوهم، وقد بُلي به بلدك من بين البلدان، وأيّامك من بين الأيّام، فإنْ قتلته وإلاّ رجعت إلى نسبك وإلى أبيك ، فاحذر أنْ يفوتك

مجھے پتا چلا ہے کہ اہلِ کوفہ نے (سیدنا ومولانا امام) حسین کو ان کے پاس تشریف لانے کے لیے خطوط لکھے ہیں اور آپ (سلام اللہ تعالی علیہ) مکہ سے جانبِ کوفہ روانہ ہو چکے ہیں۔ اب شہروں کے بیچ تمہارے شہر اور اوقات کے بیچ تمہارے وقت کی آزمائش ہے۔ اگر تم انہیں شہید کر دو (تو ٹھیک) ورنہ تم اپنے نسب اور اپنے باپ کی جانب لوٹ جاؤ گے۔ لہٰذا انہیں ہاتھ سے مت نکلنے دو۔

(تاریخِ یعقوبی 2/242)

قارئینِ ذی قدر!

تاریخِ یعقوبی جو اسلامی تاریخ کی قدیم ترین کتب میں سے ایک ہے، اس کی یہ نصِ صریح ملاحظہ کرنے کے بعد کیا کسی کے پاس شک کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور کسی شخص کو کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ:

"میرے پاس تو تاریخ کے جو شواہد ہیں اس میں ایسی کوئی صریح عبارت نہیں ہے کہ کسی کو انہوں نے مامور کیا ہو، یزید نے کسی کو مامور کیا ہو کہ جا کر امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالی عنہ کو معاذ اللہ قتل کر دو۔"

1. اس لعین نے ایک بار والیِ مدینہ کو حکم دیا کہ اگر امام حسین بیعت نہ کریں تو انہیں شہید کر کے ان کا سر میری جانب روانہ کر دو۔
2. دوسری بار بیعت کی قید کے بغیر والیِ مدینہ کو حکم جاری کیا کہ خط کے جواب کے ساتھ امام

حسین کا سر ہونا چاہیے۔

3. تیسری بار ابنِ زیاد ملعون کو صاف لکھ بھیجا کہ اگر آزاد رہنا چاہتے ہو تو امام حسین کو ہاتھ سے نکلنے مت دو اور انہیں شہید کر دو۔

وہ لعین بار بار حکم جاری کر رہا ہے اور ابنائے یزید کو ایک بار بھی دکھائی نہیں دے رہا۔۔ اس سے بڑھ کر حیرت اور افسوس کا مقام کونسا ہو سکتا ہے؟؟؟

ایک اور گواہی:

حافظ ابو القاسم طبرانی متوفی360ھ نے اپنی سند کے ساتھ یزید لعین کے ابنِ زیاد ملعون کی جانب دھمکی آمیز خط کو بدیں الفاظ روایت کیا:

إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ حُسَيْنًا قَدْ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ، وَقَدِ ابْتُلِيَ بِهِ زَمَانُكَ مِنْ بَيْنِ الْأَزْمانِ، وَبَلَدُكَ مِنْ بَيْنِ الْبُلْدَانِ، وابْتُلِيتَ بِهِ مِنْ بَيْنِ الْعُمَّالِ، وَعِنْدَهَا يُعْتَقُ أَوْ يَعُودُ عَبْدًا كَمَا يُعْتَبَدُ الْعَبِيدُ

مجھے پتا چلا ہے کہ (سیدنا و مولانا امام) حسین کوفہ کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ اوقات میں سے تیرے دور اور شہروں میں سے تیرے شہر کی آزمائش ہے اور عاملوں میں سے تمہاری آزمائش ہے۔ اور اسی آزمائش ہی پر آزادی ہو گی یا دوبارہ غلامی جیسے غلاموں کو غلام بنایا جاتا ہے۔

پھر جب ابنِ زیاد ملعون نے سیدنا امام حسین کا سرِ انور کاٹ کر یزید لعین کی جانب بھیجا تو سیدنا امام حسین کے سرِ اقدس کو سامنے رکھ کر یزید ملعون نے یہ شعر پڑھا:

نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَحِبَّةٍ ... إِلَيْنَا وَهُمْ كَانُوا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا

ہم محبوب لوگوں کی کھوپڑیاں پھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ وہ ہمارے نافرمان اور ظالم تھے۔

(معجم کبیر 3/115)

محدث نور الدین ہیثمی متوفی807ھ اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ الضَّحَّاكَ لَمْ يُدْرِكِ الْقِصَّةَ

(مجمع الزوائد9/ 139)

احمد بن یحیی بلاذری:

حافظ طبرانی سے لگ بھگ ایک صدی پہلے کے مؤرخ احمد بن یحیی بلاذری متوفی279ھ نے بھی یزید لعین کے ابنِ زیاد ملعون کی جانب اس خط کا بدیں الفاظ ذکر کیا:

بلغني مسير حسين إِلَى الْكُوفَةِ، وقد ابتلى بِهِ زمانك من بين الأزمان، وبلدك من بين البلدان، وابتليت بِهِ من بين العمال، وعندها تعتق أو تعود عبدا كما يعتبد العبيد

مجھے پتا چلا ہے کہ (سیدنا و مولانا امام) حسین کوفہ کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ او قات میں سے تیرے دور اور شہروں میں سے تیرے شہر کی آزمائش ہے اور عاملوں میں سے تمہاری آزمائش ہے۔ اور اسی آزمائش پر تیری آزادی ہو گی یا دوبارہ تجھے غلام بنا دیا جائے گا جیسے غلاموں کو غلام بنایا جاتا ہے۔

(انساب الاشراف للبلاذری3/ 160)

اسی سے ملتا جلتا مضمون تاریخِ دمشق ج 14 ص214، پھر ج 65 ص396 میں بھی موجود ہے۔ ابن العدیم متوفی660ھ نے بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب 6/ 2614 میں اور دیگر کئی مؤرخین نے ذکر کیا ہے۔

یزید ملعون کی امام حسین کی شہادت پہ خوشی:

حافظ طبرانی اور دیگر حضرات کے حوالے سے ذکر ہوا کہ یزید لعین نے سیدنا امام حسین کے

سرِ انور کو اپنے سامنے دیکھا تو فاتحانہ انداز میں اشعار پڑھے۔ یہ فاتحانہ اشعار ایک مستقل دلیل ہے کہ یزید لعین ہی شہادتِ سیدنا امام حسین کا اصلی اور مرکزی مجرم تھا
کثیر اہلِ تاریخ نے اس بات کی بھی تصریح کی کہ یزیدِ لعین کو جب سیدنا امام حسین کی شہادت کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا اور یہ خوشی لوگوں سے پوشیدہ بھی نہ رہ سکی۔ اور فقط خوش نہیں ہوا بلکہ ابنِ زیاد لعین کے اس کالے کرتوت پہ اسے مزید اعزاز واکرام بھی دیا۔
تاریخ طبری میں ہے:
لما قتل عُبَيْد اللَّهِ بن زياد الحسين بن على ع وبني أَبِيهِ، بعث برءوسهم إِلَى يَزِيد بن مُعَاوِيَة، فسر بقتلهم
یعنی جب ملعون ابنِ زیاد نے سیدنا امام حسین اور آپ سلام اللہ تعالی علیہ کے خانوادہ کو شہید کیا اور ان کے سر یزید لعین کی جانب بھیجے تو یزید لعین ان کے قتل پہ خوش ہوا۔
(تاریخ طبری 5/ 506)
ابنِ اثیر متوفی 630ھ لکھتے ہیں:
وَلَمَّا وَصَلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ إِلَى يَزِيدَ حَسُنَتْ حَالُ ابْنِ زِيَادٍ عِنْدَهُ وَزَادَهُ وَوَصَلَهُ وَسَرَّهُ مَا فَعَلَ
جب سیدنا امام حسین کا سرِ انور یزید لعین کے پاس پہنچا تو ابنِ زیاد کی قدر و منزلت یزید کی نظر میں بڑھ گئی۔ یزید نے اس کا درجہ بڑھا دیا اور اس سے تعلق مزید پختہ کر لیا اور ابنِ زیاد ملعون کے اس کارنامے پہ خوش ہوا۔
(الکامل فی التاریخ 3/ 190)
حافظ سیوطی لکھتے ہیں:
ولما قتل الحسين وبنو أبيه بعث ابن زياد برءوسهم إلى يزيد، فسر بقتلهم

جب ملعون ابنِ زیاد نے امام حسین اور آپ کے خانوادہ کو شہید کیا تو ان کے مبارک سروں کو یزید ملعون کی جانب بھیج دیا۔ پس یزید ان ہستیوں کو قتل کیے جانے پر خوش ہوا۔

(تاریخ الخلفاء ص158)

حصین بن نمیر کا یزید لعین سے مکالمہ:

قارئینِ ذی قدر!

اس بحث میں ابنائے یزید کے دھوکے سے بچنے کے لیے ایک بات کا ملحوظ رہنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ:

جب یزید لعین نے دیکھا کہ سید الشہداء سیدنا امام حسین اور خانوادۂ رسول ﷺ کے عظیم افراد کو شہید کرنے کی وجہ سے اس کی رعایا نے اس سے شدید نفرت شروع کر دی ہے اور اسے بالائے زمین ملعون ترین انسان سمجھنا شروع کر دیا ہے تو اس لعین نے پینترا بدلا اور سیدنا امام حسین کی شہادت کی ذمہ داری ابنِ زیاد ملعون کے سر ڈالنے لگ گیا۔

اپنی اس نئی چال اور نئے دھوکے کو تقویت دینے کے لیے اس نے اپنے درباریوں کو جمع کیا۔ اور ان لوگوں کو بھی بلایا جو سیدنا امام حسین علیہ السلام کے سرِ انور کو لے کر آئے تھے۔ جب مجمع اکٹھا ہو گیا تو ایک ایک سے پوچھنے لگ گیا، سب سے پہلے ابنِ ربعی سے کہا:

ويلك! أنا أمرتك بقتل الحسين؟!

تو برباد ہو جائے۔ کیا میں نے تجھے کہا تھا کہ (سیدنا و مولانا امام) حسین کو شہید کر دو؟

ربعی نے کہا:

لا، لعن الله قاتله

نہیں۔ جس نے سیدنا امام حسین کو شہید کیا اس پہ اللہ کی لعنت ہو۔

یزید لعین یکے بعد دیگرے پوچھتا گیا اور درباری لوگ اس لعین کو خوش کرنے کے لیے اسے کلین چٹ دیتے گئے، جیسا آج کل بعض ابنائے یزید اسے کلین چٹ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔

سلسلۂ گفتگو چلتے چلتے حین بن نمیر تک پہنچا تو حصین بن نمیر نے بھی وہی بات کی جو سب نے کی لیکن اس کے بعد کہا:

أتريد أن أخبرك بمن قتله؟!

کیا آپ چاہتے ہو کہ میں تمہیں امام حسین علیہ السلام کا حقیقی قاتل بتاؤں؟

یزید لعین نے کہا: بتاؤ۔

حصین بن نمیر کو اپنی جان کی فکر لگ گئی۔ اس لیے اس نے کہا:

أعطني الأمان.

مجھے جان کی امان دو۔

یزید لعین نے کہا:

لك الأمان.

تجھے جان کی امان ہے۔

حصین بن نمیر نے کہا:

إعلم أيّها الأمير، إنّ الذي عقد الرايات، ووضع الأموال، وجيّش الجيوش، وأرسل الكتب، وأوعد ووعد، هو الذي قتله!

اے امیر!

جان لو کہ جس شخص نے جھنڈے بندھوائے۔۔۔ مال لگائے۔۔۔ لشکر بھیجے۔۔۔ خط لکھے۔۔۔ سزاؤں اور انعامات کے وعدے کیے۔۔۔ اُسی نے سیدنا امام حسین کو شہید کیا ہے۔

یزید لعین نے کہا:

من فعل ذلك؟!

یہ کس نے کیا؟

حصین بن نمیر نے کہا:أنت!

یہ سب تُو نے کیا ہے۔۔۔۔!!!

جب یزید لعین نے حصین بن نمیر کی زبان سے سچ سنا تو سخت غصے میں آ گیا۔ جان کی امان پہلے دے چکا تھا اور حصین بن نمیر کی سچی بات برداشت بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ سو غصے میں اٹھا اور اپنے گھر میں گھس گیا۔

(نور العین فی مشہد الحسین ص60،61)

ابنِ زیاد ملعون کا امام حسین کو خط:

قارئینِ ذی قدر!

اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے "ابنِ زیاد ملعون کا امام حسین کی طرف خط"

ابنِ زیاد ملعون نے امام حسین کی جانب جو خط لکھا اس میں صاف لفظوں میں اقرار کیا کہ یزید ملعون نے آپ کو شہید کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ ابنِ اعثم کوفی متوفی 314ھ نے اس خط کا متن ان الفاظ میں نقل کیا:

يا حسين ! فقد بلغني نزولك بكربلاء، وقد كتب إلي أمير المؤمنين يزيد بن معاوية أن لا أتوسد الوثير ولا أشبع من الخبز، أو ألحقك باللطيف الخبير أو ترجع إلى حكمي وحكم يزيد بن معاوية

اے حسین! مجھے آپ کی کربلاء تشریف آوری کی اطلاع ملی ہے۔ میری جانب یزید بن معاویہ

نے لکھ بھیجا ہے کہ نہ تو میں نرم تکیہ لگا سکتا ہوں اور نہ ہی پیٹ بھر کھانا کھا سکتا ہوں جب تک آپ کو شہید نہ کرلوں الا آنکہ آپ میرا اور یزید بن معاویہ کا فیصلہ مان لیں۔
(کتاب الفتوح لابن اعثم الکوفی 5/ 84،85)

ابنِ زیاد ملعون کا اقرار:

قارئینِ کرام!

یہ تو تھا ابنِ زیاد ملعون کا سیدنا امام حسین کو خط جو سیدنا امام حسین کی شہادت سے پہلے اس نے لکھ بھیجا تھا۔ پھر جب سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کے بعد ابنِ زیاد سے اس سلسلے میں بات کی گئی تو اس نے دوبارہ اسی بات کو دہرایا کہ اس ملعون نے جو کچھ کیا وہ لعنیی یزید کے کہنے پر کیا۔ ابنِ اثیر متوفی 630ھ نے ابنِ زیاد ملعون کے الفاظ کو اس طرح نقل کیا:

أَمَّا قَتْلِي الْحُسَيْنَ فَإِنَّهُ أَشَارَ إِلَيَّ يَزِيدُ بِقَتْلِهِ أَوْ قَتْلِي فَاخْتَرْتُ قَتْلَهُ

یعنی رہی بات میرے سیدنا امام حسین کو شہید کرنے کی تو یزید لعین نے مجھے اشارہ دیا تھا کہ یا تو تُو امام حسین کو شہید کر دے ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ پس میں نے (اپنی جان بچانے کے لیے) امام حسین کی شہادت کو منتخب کیا۔
(الکامل فی التاریخ 3/ 234)

حضرت عبد اللہ بن عباس کا خط:

قارئینِ ذی قدر!

ہم نے گفتگو کی ابتداء میں کہا تھا کہ اہلِ اسلام کو کسی بھی دور میں اس بات میں شک نہیں رہا کہ: یزید لعین ہی وہ ناپاک ترین انسان ہے جس نے شہزادۂ رسول سیدنا امام حسین علی جدہ

وعلیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کے یکے بعد دیگرے کئی احکام جاری کیے اور آخر کار اسی لعین کے کہنے پر ابنِ زیاد ملعون نے امامِ حسین علیہ السلام کو شہید کروایا۔

ہمارے اس دعوی پر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا وہ خط بھی شاہدِ عدل ہے جو آپ نے یزید لعین کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس لکھتے ہیں:

فَقَدْ جَاءَنِي كِتَابُكَ، فَأَمَّا تَرْكِي بَيْعَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَوَاللَّهِ مَا أَرْجُو بِذَلِكَ بِرَّكَ وَلَا حَمْدَكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ بِالَّذِي أَنْوِي عَلِيمٌ، وَزَعَمْتَ أَنَّكَ لَسْتَ بِنَاسٍ بِرِّي، فَاحْبِسْ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِرَّكَ عَنِّي فَإِنِّي حَابِسٌ عَنْكَ بِرِّي، وَسَأَلْتَ أَنْ أُحَبِّبَ النَّاسَ إِلَيْكَ وَأُبَغِّضَهُمْ وَأُخَذِّلَهُمْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَا وَلَا سُرُورَ وَلَا كَرَامَةَ، كَيْفَ وَقَدْ قَتَلْتَ حُسَيْنًا وَفِتْيَانَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَصَابِيحَ الْهُدَى وَنُجُومَ الْأَعْلَامِ غَادَرَتْهُمْ خُيُولُكَ بِأَمْرِكَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ مُرَمَّلِينَ بِالدِّمَاءِ، مَسْلُوبِينَ بِالْعَرَاءِ، مَقْتُولِينَ بِالظِّمَاءِ، لَا مُكَفَّنِينَ وَلَا مُوَسَّدِينَ

میرے پاس تیرا خط پہنچا۔ میرا عبد اللہ بن زبیر کی بیعت نہ کرنا، اللہ کی قسم نہ تیرے ساتھ بھلائی کی خاطر ہے اور نہ ہی تیری تعریف کے لیے۔ میری نیت کو اللہ جل وعلا جانتا ہے۔ تیرا خیال ہے کہ تو میرے ساتھ بھلائی کو بھولنے والا نہیں تو اے انسان! اپنی بھلائی مجھ سے دور رکھ کیونکہ میں تیرے ساتھ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ تم نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں لوگوں کی نظروں میں تیری محبت بڑھاؤں اور ابنِ زبیر کی نفرت اور ان کا ساتھ چھوڑنے کا کہوں تو ہر گز نہیں۔۔۔ نہ اس میں کوئی خوشی ہے اور نہ ہی کوئی عزت۔

اور میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں جبکہ تو نے امام حسین اور خاندانِ عبد المطلب کے جوان جو ہدایت کے چراغ اور پہچان کے ستارے تھے، تو نے انہیں قتل کر دیا۔ تیرے حکم سے تیرے لشکر

نے ایک ہی میدان میں ان سے غداری کی جہاں وہ خون میں لت پت، کھلے میدان میں لوٹ لیے گئے، پیاسے شہید کردیئے گئے۔ بے گوروکفن (چھوڑ دیئے گئے)

چند سطر بعد لکھا:

فَمَا أَنسَ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَسْتُ بِنَاسٍ اطِّرَادَكَ حُسَيْنًا مِنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَى حَرَمِ اللَّهِ، وَتَسْيِيرَكَ الْخُيُولَ إِلَيْهِ

میں چیزیں بھولتا نہیں ہوں اور میں تیرا امام حسین کو حرمِ نبوی سے حرمِ الٰہی کی جانب نکلنے پر مجبور کرنا اور ان کی جانب لشکر روانہ کرنا نہیں بھولنے والا۔

چند سطور بعد لکھا:

فَاغْتَنَمْتُمْ قِلَّةَ أَنْصَارِهِ وَاسْتِئْصَالَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَتَعَاوَنْتُمْ عَلَيْهِ كَأَنَّكُمْ قَتَلْتُمْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، فَلَا شَيْءَ أَعْجَبُ عِنْدِي مِنْ طِلَبْتِكَ وُدِّي وَقَدْ قَتَلْتَ وَلَدَ أَبِي وَسَيْفُكَ يَقْطُرُ مِنْ دَمِي

تم نے امام حسین کے مددگاروں کی کمی اور ان کے اہلِ بیت کو یکسر مٹا دینے کو غنیمت جانا اور اس کام میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسے تعاون کیا جیسے تم (خاندانِ رسول کے بجائے معاذ اللہ) کسی کافر مشرک گھرانے کو قتل کر رہے ہو۔

مجھے سب سے زیادہ حیرت اس بات پہ ہوئی کہ تم مجھ سے میری محبت کا تقاضا کر رہے ہو جبکہ تم نے میرے باپ کی اولاد کو شہید کر ڈالا اور تمہاری تلوار سے میرا خون کے قطرے ابھی تک ٹپک رہے ہیں۔

(الکامل فی التاریخ 3/ 224،225، تاریخ یعقوبی 2/ 247،248،249)

قارئینِ کرام!

واقعۂ کربلا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حیاتِ مبارکہ میں ہوا۔ آپ رضی

اللہ تعالی عنہ یزید لعین کے سارے کرتوت ملاحظہ فرمارہے تھے اور اس کو جوابی خط میں برملا فرمایا کہ تونے سیدنا امام حسین کو شہید کروایا ہے اور تیرے حکم سے خاندانِ رسول ﷺ پر ظلم وستم کے یہ پہاڑ ڈھائے گئے ہیں۔

لیکن حیرت اور افسوس ہے ابنائے یزید پر جنہیں صدیوں بعد یزید لعین بے قصور اور بے چارہ لگ رہا ہے۔

معاویه بن یزید کا خطبه:

قارئینِ کرام!

ایک طرف سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یزید لعین کے نام مکتوب کھلے لفظوں میں اعلان کر رہا ہے کہ

اُس دور میں بھی ہر شخص جانتا تھا کہ سید الشہداء سیدنا امام حسین اور خانوادۂ رسول ﷺ کے عظیم ستاروں کی شہادت یزید لعین کے حکم پہ ہوئی۔

دوسری جانب یزید لعین کے گھر میں پیدا ہو کر پلنے بڑھنے والا اس کا جواں سال بیٹا "معاویہ بن یزید" بھی اسی بات کا اقراری نظر آتا ہے۔

جب یزید لعین مر گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا "معاویہ بن یزید بن معاویہ" تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے خطبہ کے دوران کہا:

ثمَّ قلد أبي الْأَمر وَكَانَ غير أهل لَهُ وَنَازع ابْن بنت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فقصف عمره وانبتر عقبه وَصَارَ فِي قَبره رهينا بذنوبه

یعنی حضرت معاویہ کے بعد میرا باپ (یعنی یزید لعین) برسرِ اقتدار آیا حالانکہ وہ اس کا اہل نہیں تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے سے جھگڑا کیا تو اس کی زندگی ختم ہو گئی اور اس

کی نسل مٹ گئی اور وہ اپنے گناہوں سمیت اپنی قبر میں جا پہنچا۔

اتنی بات کی تو معاویہ بن یزید بن معاویہ پر رقت طاری ہو گئی۔ پھر کہنے لگا:

إِن من أعظم الأُمُور علينا علمنَا بِسوء مصرعه وبئِيس منقلبه <u>وَقد قتل عترَة رَسُول الله صلى الله عَلَيْه وَسلم</u> وأباح الْحرم وَخرب الْكَعْبَة

ہمارے اوپر سب سے گراں بات یہ ہے کہ ہم یزید کے برے ٹھکانے اور بدترین انجام سے با خبر ہیں۔ <u>اس نے رسول اللہ ﷺ کی عترت کو قتل کیا</u>، حرمِ نبوی کو مباح کیا، کعبہ مشرفہ کو ویران کیا۔

(الصواعق المحرقۃ 2/ 641،642)

قارئینِ کرام!

یقینا آپ کو بھی حیرت اور افسوس کا سامنا ہو گا کہ:

یزید لعین کا حقیقی بیٹا تو اپنے باپ کو شہادتِ سیدنا امام حسین کا حقیقی مجرم اور اصلی قاتل ٹھہرا رہا ہے۔ لیکن صدیوں بعد پیدا ہونے والے روحانی بیٹے یزید کو کلین چٹ دینے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے میں مصروف ہیں۔

بہر حال!

سطورِ بالا میں کئی ایک شواہد ہیں جو صاف اعلان کر رہے ہیں کہ یزید لعین ہی وہ ناپاک ترین شخص ہے جس نے خانوادۂ رسول ﷺ بالخصوص سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کا بار بار حکم جاری کیا اور آخر کار اسی ملعون کے حکم پر ابنِ زیاد ملعون نے خانوادۂ رسول ﷺ پر تلوار چلوائی۔

اللہ واحد قہار جل وعلا یزید لعین اور شہادتِ سیدنا امام حسین میں اس کے تمام حامیوں پر، قتلِ

خانوادۂ رسول ﷺ سے راضی رہنے والوں پر دنیا و آخرت میں لعنت فرمائے۔
ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی یزید لعین کے حامیوں، اس کے محبین، معاونین، اس کے دوست، ابنائے یزید ہر ایک سے اپنی پناہ عطا فرمائے۔ سیدنا و مولانا امام حسین علیہ السلام اور آپ کے غلاموں کی غلامی میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔
اللّٰھُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَأَلْہِمْنَا اتِّبَاعَہُ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا، وَأَلْہِمْنَا اجْتِنَابَہُ
وَآخِرُ دَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین ۔ سکھر

07 محرم الحرام 1444ھ

06 اگست 2022ء